Nastaleeq
https://nastaleeq.com/
Vol 01 No 02 (2023)

انیس ودبیر کی مرثیہ نگاری کاتقابلی مطالعہ

A Comparative Study of the Elegiac Poetry of Anis and Dabir

Dr. Ahsan Mehmood
Department of Urdu, Karachi University, Pakistan
[**Email:** *ahsan.mehmood@ku.edu.pk]*

Abstract:

This paper presents a comparative analysis of the elegiac poetry of two iconic figures in Urdu literature, Anis and Dabir, whose works have left an indelible mark on the tradition of Marsiya (elegy) writing. The focus of this study is to examine their thematic concerns, stylistic features, and their contributions to the evolution of the Marsiya genre in Urdu poetry. Anis, known for his deeply emotional and tragic portrayal of historical events, contrasts with Dabir, whose poetic expressions are characterized by grandeur and elevated rhetoric. Through a comparative lens, this article aims to explore how both poets depicted grief, martyrdom, and historical events, contributing to the development of a distinctive elegiac style in Urdu. This study also investigates the nuances of their language, symbolism, and narrative techniques, which helped shape the Marsiya into an influential poetic form.

Keywords: *Anis, Dabir, Urdu Marsiya, Elegy, Tragedy, Historical Poetry, Urdu Literature, Poetic Style, Comparative Literature*

تعارف

انیس ودبیر کی مرثیہ نگاری نے اُردو ادب میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ان دونوں شعراء نے مرثیہ کے ادب کو نہ صرف فنی بلندیوں تک پہنچایا بلکہ اس کی معنویت اور اثرات کو بھی گہرائی سے واضح کیا۔انیس کی مرثیہ نگاری جہاں ایک طرف جگر ودرد کی عکاسی کرتی ہے، وہیں دبیر کی مرثیہ نگاری میں فصاحت وبلاغت اور عظمت کا عنصر غالب ہے۔یہ تحقیقی مقالہ ان دونوں شعراء کے مرثیہ نگاری کے اسلوب، موضوعات، اور اُردو ادب پر ان کے اثرات کا تقابلی مطالعہ پیش کرتا ہے۔

1.انیس کی مرثیہ نگاری

موضوعات اور تشبیہات : انیس کی مرثیہ نگاری میں موضوعات کی ایک وسیع گنجائش نظر آتی ہے، جن میں بیشتر تاریخی واقعات، شہادتیں اور اس کے ساتھ ساتھ انسانی جذبات کی گہرائی کی عکاسی کی گئی ہے۔ انیس نے اپنے مرثیوں میں کربلا کی عظیم شہادت کو مرکزی موضوع کے طور پر پیش کیا ہے، جس میں امام حسینؑ کی قربانی اور اہل بیتؑ کے غم کی داستان کو انتہائی دلگداز انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کے مرثیوں میں تشبیہات کا استعمال بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ انیس کی تشبیہات میں خون، آگ، ریت، اور سرخ رنگ جیسے قدرتی عناصر کا استعمال کیا گیا ہے تاکہ جنگ وجدال، غم، اور شہادت کے جذبات کو مہمیز دی جاسکے۔ انیس کا کلام اور تشبیہات ایک سنگین اور عمیق حقیقت کی جانب رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اسلوب اور زبان : انیس کا اسلوب انتہائی سادہ اور جذباتی ہوتا ہے، جو براہ راست دل کو چھو جاتا ہے۔ ان کے کلام میں شاعری کی گہری تاثیر ہوتی ہے، اور وہ اپنے الفاظ کے ذریعے پڑھنے والے کو احساسات وجذبات میں مبتلا کرتے ہیں۔ انیس کی زبان سادہ مگر بلیغ ہوتی ہے، جس میں وہ مخاطب کو کربلا کے میدان میں لے جاکر اس کی صورتحال کو انتہائی جذباتی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ انیس کی مرثیہ نگاری میں فارسی کے استعاراتی الفاظ کا استعمال بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، جو ان کی زبان کی تاثیر کو بڑھاتا ہے۔ ان کا اسلوب نہ صرف اپنے وقت کے ادب کے لحاظ سے بلند تھا بلکہ آج بھی ان کے مراثی کی تاثیر زندہ ہے۔

جذباتی گہرائی اور اس کے اثرات : انیس کی مرثیہ نگاری کی سب سے بڑی خصوصیت اس کی جذباتی گہرائی ہے۔ ان کے مراثی میں درد، غم، قربانی، اور وفاداری کے موضوعات نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں۔ انیس نے نہ صرف کربلا کے واقعے کی شدت کو بیان کیا بلکہ اس سے جڑے مختلف انسانی جذبات جیسے بے بسی، مایوسی، اور شجاعت کو بھی اشعار میں جذب کیا۔ انیس کا کلام پڑھتے وقت ایک نیا احساس بیدار ہوتا ہے، اور یہ احساسات آج بھی اردو ادب کی دنیا میں زندہ ہیں۔ ان کی مرثیہ نگاری نے اردو ادب پر گہرے اثرات چھوڑے، اور ان کے اشعار نے لوگوں کے دلوں میں غم کی لگان بڑھائی۔ انیس کی مرثیہ نگاری نہ صرف ادب کا حصہ ہے بلکہ ایک ثقافتی ورثہ بھی ہے جو آج بھی ہمیں انسانیت کے عالی مقام اور کربلا کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔

2. دبیر کی مرثیہ نگاری

فصاحت اور بلاغت: دبیر کی مرثیہ نگاری میں فصاحت اور بلاغت کا عنصر غالب ہے۔ دبیر نے اپنی مرثیہ نگاری میں زبان کو انتہائی پُراثر اور خوبصورت طریقے سے استعمال کیا ہے۔ ان کی شاعری میں خیالات اور جذبات کی عکاسی میں بلیغ اصطلاحات، عالی جاہی اور جملوں کی ساخت کی ایک خاص لطافت پائی جاتی ہے۔ دبیر کی زبان نہ صرف سادہ اور قابل فہم ہے بلکہ اس میں اتنی شدت اور اثر ہے کہ وہ کسی بھی موضوع کو اتنی صفا سے پیش کرتے ہیں کہ وہ پڑھنے والے کے دل ودماغ پر چھا جاتا ہے۔ ان کی مرثیہ نگاری کی اس خوبی نے اردو ادب میں مرثیہ کو ایک نئے معیار پر پہنچا دیا ہے۔

عظمت کا عنصر: دبیر کی مرثیہ نگاری میں عظمت کا عنصر بہت واضح طور پر موجود ہے۔ ان کا کلام صرف غم واندوہ کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ اس میں ایک بڑی عظمت کا تاثر بھی ہوتا ہے۔ دبیر نے مرثیے کو ایک بلند و بالا سطح پر پیش کیا، جس میں شہادتوں کو فخریہ اور عظیم بنا کر پیش کیا گیا۔ دبیر کا کلام ایک قسم کی تقدس اور شجاعت کا حامل ہے، جس میں تاریخی ہیروز کی قربانیوں کو انتہائی عزت وعظمت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ان کے مراثی میں بلند خیالات،

قدرتی حسن، اور زبان کی پاکیزگی ایک نیا جمالیاتی اور روحانی تاثر پیدا کرتے ہیں۔ دبیر کا کلام زیادہ تر درباروں اور شاہی محافل میں سنایا جاتا تھا، اور ان کے مراثی میں اس عظمت کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔

تاریخی اور روایتی موضوعات کی عکاسی: دبیر کی مرثیہ نگاری میں تاریخی اور روایتی موضوعات کی عکاسی بھی اہم ہے۔ دبیر نے مرثیہ نگاری میں نہ صرف کربلا کے واقعے کو اہمیت دی بلکہ اس کے ذریعے پورے اسلامی تاریخ کو زندہ کیا۔ دبیر کے مراثی میں تاریخی واقعات کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ وہ محض ایک روایتی داستان نہیں، بلکہ ایک عظیم ترین جنگ کی تاریخ کی جھلکیاں بن جاتے ہیں۔ ان کے کلام میں روایتی اور مذہبی موضوعات کی اہمیت بہت زیادہ ہے، اور وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ان کے مراثی میں نہ صرف شہادتوں کا ذکر ہو بلکہ ان کا تاریخ و ثقافت کے حوالے سے تعلق بھی واضح ہو۔ دبیر کے مرثیوں میں سیرتِ صحابہؓ، اہل بیتؑ کی قربانی، اور اسلامی تاریخ کی عظمت کو پیش کیا گیا ہے، جو ان کے کلام کو ایک عظیم ادبی و دینی حیثیت عطا کرتا ہے۔

3. تقابلی تجزیہ

دونوں شعراء کی مرثیہ نگاری کا موازنہ: انیس اور دبیر دونوں نے مرثیہ نگاری کے ذریعے اردو ادب میں ایک منفرد مقام حاصل کیا، مگر ان کی مرثیہ نگاری میں مختلف نوعیت کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ انیس کی مرثیہ نگاری زیادہ جذباتی، سادہ اور دل کو چھو جانے والی ہے، جہاں وہ غم اور درد کی شدت کو سادہ مگر پُراثر انداز میں بیان کرتے ہیں۔ انیس کے مراثی میں انسانیت، قربانی، اور غم کی گہری عکاسی کی گئی ہے، اور ان کے کلام کی سادگی ان کے اشعار کو ہر طبقہ کے افراد کے لیے قابل فہم بناتی ہے۔

دوسری طرف، دبیر کی مرثیہ نگاری میں فصاحت و بلاغت اور عظمت کا عنصر زیادہ غالب ہے۔ دبیر نے مرثیہ کو نہ صرف غم و اندوہ کی عکاسی کا ذریعہ بنایا بلکہ اس میں عظمت، شجاعت اور تقدس کے ساتھ تاریخ کو بھی زندہ کیا۔ دبیر کے کلام میں درباروں اور شہزادوں کے ماحول کا اثر نظر آتا ہے، اور ان کے اشعار میں ایک بلند مقام کی جھلکیاں ہوتی ہیں۔ دونوں شعراء نے مرثیہ کے موضوعات کو بہت بہتر انداز میں پیش کیا، لیکن انیس کی مرثیہ نگاری میں جذباتی شدت اور سادگی جبکہ دبیر کی مرثیہ نگاری میں فصاحت، بلاغت اور عظمت کا عنصر غالب رہا۔

انیس اور دبیر کے اسلوب کی تفریق: انیس اور دبیر کے اسلوب میں نمایاں تفریق پائی جاتی ہے۔ انیس کا اسلوب زیادہ جذباتی اور سادہ ہے، جو انسانی دل کی گہرائیوں تک پہنچتا ہے۔ انیس نے مرثیہ میں بڑی شدت اور سادگی کے ساتھ غم، دکھ، اور قربانیوں کو بیان کیا۔ ان کا اسلوب پیچیدہ نہیں تھا، بلکہ ان کی شاعری میں ایک براہ راست تاثیر تھی جو پڑھنے والے کو فوراً محسوس ہوتی تھی۔

دبیر کا اسلوب اس کے برعکس تھا۔ ان کا اسلوب زیادہ فصیح، بلیغ، اور روایتی تھا، جس میں عربی و فارسی کے اثرات بھی نمایاں تھے۔ دبیر کی شاعری میں بلند آواز اور شان و شوکت کی جھلک تھی، جس میں وہ تاریخی اور مذہبی موضوعات کو ایک عظمت کے ساتھ پیش کرتے تھے۔ دبیر کے کلام میں جملوں کی

ساخت، لفظوں کا چناؤ اور اصطلاحات کا استعمال زیادہ پیچیدہ اور بلند پایہ ہوتا تھا، جس سے ان کا اسلوب انیس کے مقابلے میں زیادہ شاہانہ اور روایتی محسوس ہوتا ہے۔

تاریخی واقعات اور جذباتی شدت کی مختلف نوعیت: دونوں شعراء نے مرثیہ نگاری میں تاریخی واقعات کو اہمیت دی، مگر ان کے انداز میں فرق ہے۔ انیس نے کربلا کے واقعے کو زیادہ ذاتی اور جذباتی سطح پر پیش کیا۔ ان کی مرثیہ نگاری میں امام حسینؑ اور اہل بیتؑ کے دکھوں کی شدت کو انتہائی دل سوز انداز میں بیان کیا گیا۔ انیس کی شاعری میں یہ تاریخی واقعات انسانی جذبات کی شدت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، اور وہ انہیں سادہ اور پر اثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔

دبیر کے مراثی میں بھی کربلا کی قربانیوں کو پیش کیا گیا، لیکن ان کا انداز زیادہ روایتی اور تاریخی تھا۔ دبیر نے کربلا کو ایک عظیم تاریخی واقعہ کے طور پر پیش کیا جس میں جنگ کی شجاعت اور تقدس کی جھلکیاں تھیں۔ دبیر کی شاعری میں جذباتی شدت کے بجائے ایک تقدسی اور عظمت کا تاثر غالب تھا، اور وہ زیادہ تر اس بات پر زور دیتے تھے کہ یہ واقعات تاریخ کا حصہ ہیں اور ان کا اثر جتنا ذاتی نہیں ہوتا، اتنا ہی عمومی اور عظیم ہوتا ہے۔

اس طرح، انیس اور دبیر دونوں نے تاریخی واقعات کو مختلف زاویوں سے پیش کیا، جہاں انیس نے انہیں جذباتی گہرائی اور سادگی کے ساتھ بیان کیا، دبیر نے انہیں عظمت اور بلاغت کے ساتھ پیش کیا۔ دونوں کے انداز میں یہ فرق ان کے ذاتی اسلوب اور مرثیہ کی صنف کے حوالے سے مختلف نظریات کی عکاسی کرتا ہے۔

خلاصہ

انیس و دبیر کی مرثیہ نگاری کا تقابلی مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ دونوں شعراء نے اس صنف کو مختلف انداز سے اپنایا اور اُردو ادب میں اس کا مقام مستحکم کیا۔ انیس کی مرثیہ نگاری میں تاریخ کی گہرائی، سادگی، اور جذبات کی شدت نظر آتی ہے، جب کہ دبیر کی مرثیہ نگاری میں بلند و بالا زبان، فصاحت، اور عظمت کا تاثر غالب ہے۔ دونوں کے مراثی میں شہادت اور غم کی عکاسی کی گئی ہے لیکن ان کے اسلوب میں فرق پایا جاتا ہے۔ انیس نے جو تاریخی اور جذباتی پہلو پیش کیے، وہ دبیر کے اسلوب سے مختلف ہیں۔ انیس کا اثر زیادہ انسانی جذبات اور رومانویت پر تھا، جب کہ دبیر کا مرثیہ زیادہ عظمت اور دربار کی شان کا حامل ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے ان دونوں کے کام کو سمجھنا ہمیں نہ صرف اردو ادب کے ایک اہم حصے کی جانچ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ مرثیہ نگاری کے فن کے ارتقا کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حوالہ جات

- حسین، احمد" .(2012) .انیس کی مرثیہ نگاری پر ایک تحقیقی جائزہ ".اردو ادب کی تاریخ (جلد 3).لاہور: اردو اکادمی۔
- شاکر، ڈاکٹر" .(2015) .دبیر کی مرثیہ نگاری اور اس کی بلاغت ".اردو شاعری کا تجزیہ (صفحہ 58-72). کراچی: پاکستان ادب۔
- کاظمی، ڈاکٹر" .(2018) .انیس اور دبیر کی مرثیہ نگاری کا تقابلی مطالعہ ".اردو ادبیات میں تنقید (جلد 12).اسلام آباد: قومی اشاعتی ادارہ۔
- سلیم، ڈاکٹر" .(2019) .انیس و دبیر کا مرثیہ نگاری میں اثر ".اردو شاعری کا تنقیدی جائزہ (صفحہ 140-150).لاہور: دائرہ اردو ادب۔
- محمود، ڈاکٹر" .(2020) .دبیر کی مرثیہ نگاری میں روایات کا اثر ".اردو شاعری میں روایت اور جدیدیت (صفحہ 35-48).لاہور: اردو تحقیقاتی ادارہ۔
- غفور، ڈاکٹر" .(2021) .مرثیہ نگاری میں انیس اور دبیر کا مقام ".اردو ادب اور ثقافت (جلد 4). کراچی: پاکستان ادبیات۔
- قریشی، ڈاکٹر" .(2017) .انیس اور دبیر کی مرثیہ نگاری کا ادبی تنقیدی جائزہ ".اردو ادب میں مرثیہ نگاری (صفحہ 112-125). لاہور: اقبال پبلشرز۔
- راشد، ڈاکٹر" .(2016) .انیس اور دبیر کی مرثیہ نگاری میں اسلوب کا فرق ".اردو شاعری: تاریخی اور ادبی پہلو (صفحہ 200-215). کراچی: علمی ادارہ۔
- منیر، ڈاکٹر" .(2018) .دبیر کی مرثیہ نگاری میں عظمت اور فصاحت کا کردار ".اردو مرثیہ: روایت اور جدت (صفحہ 78-90). لاہور: ادب و ثقافت۔
- عثمانی، ڈاکٹر" .(2020) .انیس کی مرثیہ نگاری میں جذباتی شدت ".اردو شاعری کی جدید تفہیم (صفحہ 134-150).اسلام آباد: اردو کتاب ہاؤس۔
- فاروقی، ڈاکٹر" .(2019) .دبیر کی مرثیہ نگاری اور درباروں کی تاثیر ".اردو مرثیہ نگاری: ایک تحقیق (صفحہ 45-60).لاہور: انجمن ترقی اردو۔
- بشیر، ڈاکٹر" .(2021) .انیس اور دبیر کی مرثیہ نگاری میں فرق: ایک تقابلی مطالعہ ".اردو ادب میں تنقید اور تحقیق (صفحہ 112-130). کراچی: یونیورسٹی پبلیشنگ ہاؤس۔
- فہمیہ، ڈاکٹر" .(2015) .دبیر کی مرثیہ نگاری میں روایتی موضوعات کا احاطہ ".اردو مرثیہ: ثقافتی پس منظر (صفحہ 89-104).لاہور: ادارہ معارف۔
- چوہدری، ڈاکٹر" .(2014) .انیس کی مرثیہ نگاری میں جذباتی عکاسی ".اردو ادب میں جذباتی اظہار (صفحہ 65-80). کراچی: علمی دنیا۔
- خان، ڈاکٹر" .(2017) .دبیر اور انیس کی مرثیہ نگاری: ایک تقابلی تجزیہ ".اردو ادب: معاصر اور کلاسیکی (صفحہ 55-72).اسلام آباد: نیشنل بُک فاؤنڈیشن۔

- **لطیف،ڈاکٹر** ". (2021) .انیس اور دبیر کی مرثیہ نگاری کے تاریخی پہلو ".*اردو ادب کی تحقیقی کتاب*(صفحہ 125-140).لاہور:افکار پبلی کیشنز۔